ملازم کو کمپنی حج کروا دے تو ملازم کا فرض حج ادا ہو گا یا نہیں؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12685

تاریخ اجراء: 28 جمادی الثانی 1444ھ / 21 جنوری 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کوئی کمپنی اپنے ملازم کو حج کروا دے، تو کیا اس ملازم کا فرض حج ادا ہو جائے گا جبکہ اس پر حج فرض ہی نہ ہوا ہو؟ اور اگر حج فرض ہو چکا ہو، تو کیا حکم ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ملازم پر حج فرض ہوا ہو یا نہ ہو، بہر صورت کمپنی کی طرف سے ملنے والی سہولت پر جب اس نے حج ادا کر لیا، تو اس کا فرض حج ادا ہو جائے گا بشرطیکہ وہ حج اس نے فرض حج یا مطلق حج کی نیت سے ادا کیا ہو۔ ہاں! اگر اس نے یہ حج خاص نفلی حج کی نیت سے ادا کیا، تو اس صورت میں اس کا حجِ فرض ادا نہ ہو گا، بلکہ حج فرض ہونے کی تمام شرائط پائی جانے کی صورت میں اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہو گا۔

بحر الرائق و منحۃ الخالق میں ہے: "(الفقیر اذا حج) ای فانه یسقط عنه الفرض حتی لو استغنی لا یجب علیه ان یحج "یعنی فقیر نے جب حج کر لیا، تو اس کا فرض حج ادا ہو جائے گا، یہاں تک کہ اگر وہ غنی ہو گیا، تو اس پر حج کرنا واجب نہیں ہو گا۔ (منحۃ الخالق علی البحر الرائق، جلد2، صفحہ546، مطبوعہ: کوئٹہ)

بدائع الصنائع میں ہے: "اذا حج بالسؤال من الناس یجوز ذلک عن حجة الاسلام حتی لو ایسر لا یلزمه حجة اخری "یعنی فقیر نے لوگوں سے مانگ کر حج کر لیا، تو یہ حجۃ الاسلام (یعنی فرض حج) کو کافی ہو گا یہاں تک کہ اگر وہ مالدار ہو گیا، تو اس پر دوسرا حج لازم نہیں ہو گا۔ (بدائع الصنائع، جلد3، صفحہ45، بیروت)

فتاوی ہندیہ و مناسک ملا علی قاری میں ہے: "(لو احرم بالحج) ای مطلقا (ولم ینو فرضا ولا تطوعا فهو فرض) لان المطلق ینصرف الی الکامل۔۔۔ (ولو نوی) ای الحج (عن الغیر او النذر او النفل) ای التطوع (کان) ای حجه (عما نوی) ای مما عین له (وان لم یحج للفرض) ای لحجة الاسلام "یعنی اگر

کسی نے مطلقاً حج کی نیت سے احرام باندھا اور فرض یا نفل کی نیت نہ کی، تو حجِ فرض ادا ہو گا، کیونکہ مطلق فردِ کامل کی طرف منصرف ہوتا ہے۔۔۔ اور اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج کی نیت کی یا نذر یا نفل کی نیت کی، تو اس کا حج اسی کی طرف سے ہو گا، جس کے لئے اس نے معین کیا اگرچہ اس نے ابھی تک فرض حج ادا نہ کیا ہو۔ (مناسکِ ملا علی قاری، صفحہ 107۔108، مطبوعہ: کراچی)

مفتی اعظم پاکستان مفتی وقار الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "محکمہ حج کے تمام اخراجات خود ادا کرے، تو ایسی صورت میں ملازم کا حج کرنا اور محکمہ کی طرف سے حج کروانا جائز ہے" (وقار الفتاوی، جلد 2، صفحہ 442، بزمِ وقار الدین، کراچی)

نفل کی نیت سے حج کرنے کی صورت میں جب فرض حج ادا نہ ہو، تو شرائط پائے جانے کی صورت میں دوبارہ حج کرنا لازم ہو گا۔ اس کے متعلق رد المحتار میں ہے: "لو نواہ نفلا لزمہ الحج ثانیا" یعنی اگر اس نے نفلی حج کی نیت کی، تو اس پر دوبارہ حج کرنا لازم ہو گا۔ (ردالمحتار، جلد 3، صفحہ 526، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "اگر فقیر ہو جب بھی اسے حجِ فرض کی نیت کرنی چاہیئے، نفل کی نیت کرے گا، تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہو گا اور مطلق حج کی نیت کی یعنی فرض یا نفل کچھ معین نہ کیا، تو فرض ادا ہو گیا" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1041، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net